© rasailojaraid.com

توبہ کی فضیلت و اھمیت

تحریر: حافظ ثناء اللہ متعلم جامعہ علوم اُثریہ جہلم

بعض اوقات انسان سوچتا ہے کہ جو گناہ مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کا حل کیا ہے؟ ان گناہوں کا واحد حل صرف توبہ ہے۔توبہ کا موضوع انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ابن آدم گناہوں کا پتلا ہے۔اس سے ہر وقت صغیرہ و کبیرہ گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ بڑے غفور الرحیم ہیں۔اپنے بندوں پر شفقت فرمانے والے ہیں۔کیونکہ نبی معظم حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے: (کل بنی آدم خطاؤن و خیر الخطائین التوابون) (ترمذی۔ابن ماجہ۔دارمی) ترجمہ: ''تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار توبہ کرنیوالے ہیں۔''

شیطان ابلیس اللہ تعالیٰ کا بڑا فرمانبردار تھا۔اللہ تعالیٰ نے جب حضرتِ انسان کی تخلیق فرمائی تو فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تمام فرشتے سجدے میں گر پڑے لیکن ابلیس مردود نے انکار کیا اور تکبر میں آ کر کہنے لگا: ﴿أأسجد لمن خلقت طيناً﴾ (بنی اسرائیل: ٦١) ترجمہ: ''کیا میں اسے سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔'' صرف یہی نہیں، تعلّی میں آ کر مزید کہتا ہے: ﴿أنا خير منه خلقتني من نار و خلقته من طين﴾ (سورۃ ص:٧٦) ترجمہ: ''میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔''

دیکھیئے! شیطان نے اللہ رب العزت کی نافرمانی کی... بجائے اسکے کہ وہ اپنے گناہ پر توبہ کرتا بلکہ الٹا اس گناہ پر ڈٹا رہا تو اللہ واحد القہار نے قیامت تک کیلئے اسے رجیم (مردود) قرار دے دیا۔ ادھر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے بوجہ نافرمانی زمین پر بھیج دیا گیا۔مفسرین کے مطابق آدم علیہ السلام تقریباً تین سو سال تک زمین پر پریشان پھرتے رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کے یہ کلمات سکھائے: ﴿ربنا ظلمنا أنفسنا و إن لم تغفرلنا و ترحمنا......﴾ (الاعراف:٢٣) ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ کو قبول فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے غفور الرحیم ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے: ﴿نبئ عبادي أني أنا الغفور الرحيم﴾ (الحجر:٤٩) ترجمہ: ''میرے نبیؐ! میرے بندوں کو خبر دیجیئے کہ بے شک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔'' چونکہ اللہ رب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العزت بڑے مہربان ہیں اور بڑے سے بڑے گناہ کو بھی بخشنے والے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اپنے اللہ سے خالص دل سے گناہوں کی بخشش طلب کریں۔

اور پھر اسی بات کو اللہ وحدہ لاشریک نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا ہے: ﴿یاأیھا الذین آمنوا توبوا إلی الله توبةً نصوحاً﴾ (التحریم:۸) ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی اور خالص توبہ کرو۔'' انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں کی کثرت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے پر قادر ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿قل یٰعبادي الذین أسرفوا علی أنفسھم لاتقنطوا من رحمت الله إن الله یغفر الذنوب جمیعاً إنه ھو الغفور الرحیم﴾ (الزمر: ۵۳) ترجمہ: ''اے میرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

اے بندگان الٰہ! ذرا غور کیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ جب کوئی بندہ اس سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہے تو وہ اس بندے پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ایک واقعہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن صحابہؓ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر توبہ کرنے کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ پچھلے وقتوں میں ایک آدمی اپنی سواری کے ساتھ بمعہ ساز و سامان اپنی منزل کی طرف گامزن تھا۔ جب کافی سفر طے ہو چکا تو ایک جگہ ستانے کیلئے سواری سے اترا اور سواری کو اپنے قریب بٹھا کر سو گیا۔ جب اٹھتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی سواری وہاں موجود نہیں۔ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر اس کی تلاش شروع کر دیتا ہے۔ سواری کے نہ ملنے سے وہ اسی جگہ آ کر سو گیا اور اپنی موت کا انتظار کرنے لگا۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو اپنی سواری کو سامنے پا کر بہت خوش ہوا۔ اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ خوشی کے عالم میں یہ کفریہ کلمہ کہہ دیتا ہے کہ: (اللھم أنت عبدی و أنا ربک) استغفراللہ ترجمہ: ''اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب'' یہ کلمہ سن کر آسمان پر اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرما رہے ہیں کہ میں اس بندے سے زیادہ اس بندے پر خوش ہوتا ہوں جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے۔

اے لوگو! غور تو کرو۔ اللہ رب العزت تو اس بندے پر خوش ہوتے ہیں جو اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ لیکن بندہ ہی ناشکرا ہے کہ وہ کبھی اس کے در پر آ کر سجدہ ریز نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے گناہوں کو اپنے رب سے معاف کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اتنے غفور رحیم ہیں کہ ہر رات پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر آ کر فرماتے ہیں: (ھل من مستغفر أغفر له) ترجمہ: ''ہے کوئی مجھ سے اپنی خطاؤں کو معاف کروانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والا، میں اس کو بخش دوں۔'' سبحان اللہ! دیکھیئے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے کتنا پیار و محبت ہے کہ وہ خود اپنے بندوں سے فرمارہے ہیں۔ حدیثِ قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (یا عبادی إنکم تخطئون باللیل والنهار وأنا أغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی أغفر لکم) (صحیح مسلم) ترجمہ: ''اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔'' اسی طرح اللہ رب العزت نے توبہ کی فضیلت کے بارے میں فرمایا: ﴿وتوبوا إلی الله جمیعاً أیها المؤمنون لعلکم تفلحون﴾ (النور:۳۱) ترجمہ: ''اور اے مومنو! تم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو۔ شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا مومنوں کی صفت ہے اور جب کوئی بندہ صدق دل سے توبہ کرتا ہے تو وہ بھی مومنوں کی صف میں شریک ہو جاتا ہے۔ اور پھر ہم تو بڑے خطا کار ہیں۔ لیکن وہ ہستی جسے اللہ نے معصوم عن الخطاء پیدا فرمایا۔ وہ ہستی اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر سے سو مرتبہ استغفار کرتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: (والله إنی لأستغفر الله وأتوب إلیه فی الیوم أکثر من سبعین مرةً) (صحیح بخاری شریف) ترجمہ: ''اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ایک دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ۔''

اور اسی طرح کی ایک اور حدیث میں بھی ہے: (یا أیها الناس توبوا إلی الله استغفروه ما لی أتوب فی الیوم مائة مرة) (صحیح مسلم) ترجمہ: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو۔ اسی کی طرف رجوع کرو اور اسی سے بخشش طلب کرو۔ بے شک میں (محمد ﷺ) ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔'' یہ حال ہے اس مقدس ہستی کا جو تمام مخلوقات سے افضل ہے اور اللہ کے ہاں سب سے مقرب ہے۔

علماء کرام نے آیاتِ مبارکہ اور احادیث شریفہ کے مجموعے کو سامنے رکھ کر سچی و پکی توبہ کی کچھ شرائط بیان کی ہیں۔ جو کچھ یوں ہیں:

۱۔ سچی توبہ کرنے والا گناہ کو فوراً اور کلیتاً ترک کر دے۔ ۲۔ گزشتہ گناہ پر نادم اور پشیمان ہو۔

۳۔ وہ پختہ عہد کرے کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گا۔

۴۔ جن پر اس نے ظلم و زیادتی کی ہے ان کے حقوق واپس کرے یا ان سے معاف کروا لے۔

اللہ کے پیارے بندو! ہمیں چاہئے کہ اپنے آپ کو تمام شرک و بدعات سے پاک کر کے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں۔ کیونکہ حدیث ہے: (التائب من الذنب کمن لا ذنب له) (ابن ماجہ) ترجمہ: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن بعض اوقات انسان اپنے گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے تائب ہونے سے گھبراتا ہے اور اسے یہ احساس گھیرے رہتا ہے کہ میرے گناہ اس قدر زیادہ ہیں کہ شاید ہی اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ تو اس احساس کی متعدد وجوہ ہیں جو بالترتیب بیان کی جاتی ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں:

۱۔ بندے کو اپنے پروردگار کی رحمت کی وسعت پر یقین نہیں آتا تو اس کی وضاحت کیلئے فرمانِ ربانی ہے: ﴿ورحمتي وسعت كل شئ﴾ ترجمہ: ''میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے''

۲۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ایمان میں نقص اور کمزوری ہے کہ کیا وہ سارے گناہ معاف کرسکتا ہے۔ اس الجھن کے حل کیلئے درج ذیل حدیثِ قدسی ہے: (من علم أني ذو قدرة على مغفرة الذنوب غفرت له ولا أبالي مالم يشرک بی شيئاً) (المعجم الکبیر) ترجمہ: ''جسے یقین ہوگیا کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اس کے گناہ معاف کردیتا ہوں اور مجھے قطعاً پرواہ نہیں بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔''

۳۔ اعمالِ قلوب میں سے اہم ترین عمل اللہ تعالیٰ سے اچھی امید ہے جبکہ ہماری اس امید میں ضعف ہے۔ اس بیماری کا علاج درج ذیل عظیم حدیثِ قدسی میں موجود ہے۔ (یا ابن آدم! إنک مادعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا أبالي .... الخ) ترجمہ: ''اے ابن آدم! تو جب بھی مجھ سے دعا کرے اور مجھ سے امید رکھے تو تیرے جتنے بھی گناہ ہوں گے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر آئے پھر مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مقدار میں تجھے بخشش سے نواز دوں گا۔'' (سنن الترمذی کتاب الدعوات)

۴۔ چوتھی اور آخری وجہ یہ ہے کہ توبہ سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ ہمیں اس کا صحیح اندازہ ہی نہیں۔ اس مشکل کا حل رسول اللہ ﷺ کی درج ذیل حدیث میں موجود ہے: (التائب من الذنب کمن لا ذنب له) (ابنِ ماجہ) ترجمہ: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

لہذا اب اللہ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کرو اور نیکی کی طرف رجوع کرو۔ برائی اور فحاشی سے بچو۔ بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جاؤ۔ نیکوں کی مجلس اختیار کرو اور نیک چلن کے بعد گناہ سے اور ہدایت کے بعد گمراہی سے بچو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے دل سے پکی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

© rasailojaraid.com